نقد و تبصرہ

(تبصرے کے لئے دو نسخے ارسال فرمایئے)

محاسن الشعر

مرتب : محمد اجمل ایوب اصلاحی ندوی علیگ

ناشر : ملتزم النشر والتوزیع۔ مکتبۃ الاصلاح۔ سرائے میر۔ اعظم گڑھ۔ یوپی۔ انڈیا

طابع : مطبع کوثر۔ سرائے میر۔ اعظم گڑھ۔ یوپی۔ انڈیا

سال اشاعت : ۱۹۷۸ء۔ تعداد صفحات : ۴۴۔ قیمت : چار روپے

زیر تبصرہ کتاب کے مولف، محمد اجمل، مدرسۃ الاصلاح میں میرے ہم جماعت برادرم مولوی محمد ایوب اصلاحی استاذ مدرسۃ الاصلاح کے لائق فرزند ہیں۔ انہوں نے مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اور ندوۃ العلماء لکھنؤ سے لے کر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ تک میں ایک ہونہار طالب علم کی حیثیت سے وقت گذارا ہے۔ مدرسۃ الاصلاح میں کچھ عرصہ ادب عربی کے استاذ بھی رہ چکے ہیں۔ سال گذشتہ انہوں نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ عربی سے ایم اے کا امتحان پاس کیا اور پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ان دنوں لکھنؤ یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مولانا حمیدالدین فراہی کی کتاب مفردات القرآن کو تعلیقات وحواشی اور بعض اضافوں کے ساتھ از سر نو مرتب کر رہے ہیں جس کا بڑا حصہ وہ مکمل کر چکے ہیں۔ ہندوستان کے مطالعاتی سفروں میں وہ اکثر میرے ساتھ رہے اور مجھے اپنے ریسرچ پروجیکٹ "مولانا حمیدالدین فراہی" پر مواد کی فراہمی کے سلسلے میں ان سے بہت مدد ملی۔ ان کی نشاندہی پر بہت سے نئے ماخذ تک میری رسائی ہوئی۔ بہت سے نوٹس اور یادداشتیں جو انہیں اپنے کام کے دوران ہاتھ آئے تھے وہ بلا ادنیٰ تامل میرے حوالہ کر دیئے جیسے وہ میرے ہی لئے جمع کئے ہوں۔ ایسے مخلص اور ایثار پیشہ دوستوں اور عزیزوں کے تعاون ہی کی بدولت میں ابھی تک حوصلہ نہیں ہارا اور ہمت شکن حالات کے باوجود پروجیکٹ کی تکمیل کے لئے کوشاں ہوں۔

مجھے یہ دیکھ کر دلی مسرت ہوئی کہ محمد اجمل سلمہ عربی میں تقریر و تحریر کے علاوہ عربی ادب بالخصوص

عربی نظم و شعر پر اچھی نظر رکھتے ہیں۔ علمی اور ادبی ذوق کے علاوہ وہ سیرت و کردار کے اعتبار سے بھی حقیقی معنوں میں ایک مسلم نوجوان کی جملہ صفات حسنہ سے متصف ہیں۔ انہوں نے کم عمری کے باوجود تعلیمی میدان میں جو مدارج طے کرلئے ہیں وہ آج کل کے نوجوانوں کے لئے قابل رشک ہے۔ وہ ایک ایسے جوان صالح ہیں جنہیں مسلم معاشرہ میں بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔

ان کا مرتب کردہ پیش نظر شعری مجموعہ واقعہ یہ ہے کہ ان کی اپنی شخصیت اور سیرت و کردار کا آئینہ دار ہے جس میں علم وادب کے ساتھ پاکیزگی اور صالحیت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔

یہ مجموعہ جیسا کہ انہوں نے خود تقدیم میں صراحت کردی ہے عربی کی دوسری جماعت کے طالبعلموں کی درسی ضروریات کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ اعلیٰ جماعتوں کے لئے تو مجامیع انتخاب بہت ملیں گے لیکن ابتدائی جماعتوں میں شعروادب پڑھانے کا چونکہ زیادہ رواج نہیں رہا ہے اس لئے اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اس مجموعے کے انتخاب میں طالب علم کی ذہنی سطح کے علاوہ جس بات کا بطور خاص خیال رکھا گیا ہے وہ مسلمان طلبہ کے اذہان و قلوب کی فکری اور ایمانی تربیت ہے۔ عربی شاعری اخلاقی اعتبار سے بلند و پست دونوں طرح کے اشعار پر مشتمل ہے۔ خام طبائع کو محض زبان اور اسلوب بیان کی خاطر مخرب اخلاق اشعار پڑھانا مناسب نہیں ہوتا۔ اس انتخاب میں یہی خوبی ہے کہ ایک ایک شعر کو اچھی طرح پرکھ کر شامل کیا گیا ہے۔ اس کی ابتداء حماسہ اور معلقات کے شارح اور فراہی کے استاذ مولانا فیض الحسن سہارنپوری کے کلام سے ہوتی ہے۔

اعوذ باللہ العظیم — من کل شیطان رجیم

واللہ یہدی من یشاء — الی صراط مستقیم

اس مجموعے میں تقریباً پچاس شعراء کے ۸۰ اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ معروف شعراء کے نام یہ ہیں۔ حسان بن ثابت، ابوالعتاہیہ، متنبی، لبید بن ربیعہ، نابغہ شیبانی، ابونواس۔ اس میں ایک شعر بھی ایسا نہیں جو دین و اخلاق سے ہٹا ہوا ہے۔ مرتب کے پیش نظر معیارِ انتخاب کی حیثیت سے حضرت کا یہ قول رہا ہے۔

"محاسن الشعر تدل علی مکارم الاخلاق وتنہی عن مساویہا۔"

اور کتاب کا نام بھی یہیں سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کتاب کے نام اور کتاب کے مشمولات کے لیے مقیاس کا درجہ رکھتا ہے ۔

یہ کتاب کا جزو اول ہے ۔ جزو ثانی جو تیسری جماعت کے طلبہ کے لئے ہوگا نہیں معلوم کس مرحلے میں ہے ۔ کتاب کے آخری صفحے پر درج اس کا ذکر اور تعارف یہی ظاہر کرتا ہے کہ یہ جزو بھی مرتب ہوکر تیار ہو چکا ہے ۔

خوبصورت ٹائپ میں اسے صوری محاسن سے آراستہ کرنے کا سہرا مطبع کوثر سرائے میر کے مالک احمد محمود صاحب کے سر ہے جن کا ذکر اس سے بیشتر فکر و نظر کے صفحات میں "الادب الجمیل" اور "المدیح النبوی" پر تبصرہ کے ضمن میں کیا جا چکا ہے ۔

(شرف الدین اصلاحی)